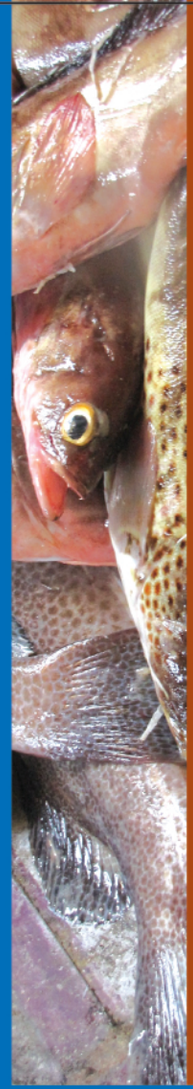

لسبیلہ

مربوط ترقی کی حکمتِ عملی

عام فہم خلاصہ

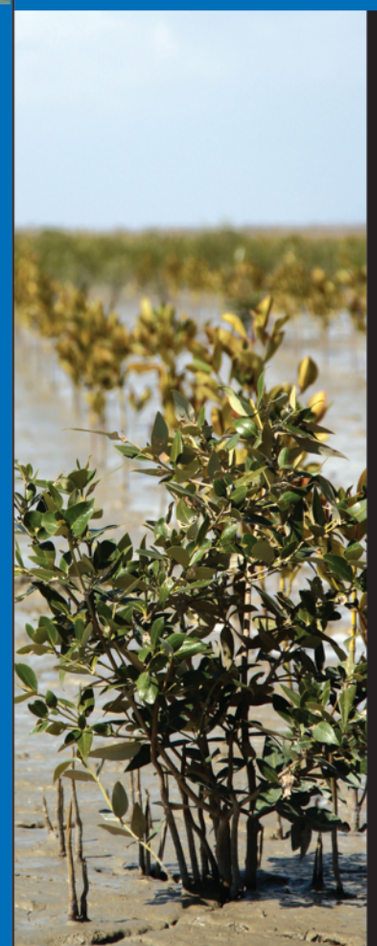

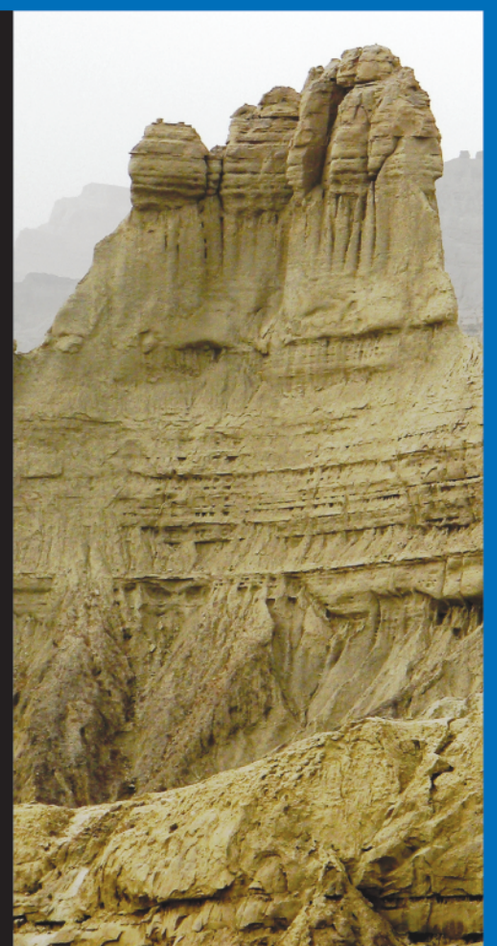

لسبیلہ

مربوط ترقی کی حکمتِ عملی

عام فہم خلاصہ

حرفِ آغاز

بقائے ماحول کی عالمی انجمن (IUCN) کے زیراہتمام صوبہ بلوچستان کے ضلع لسبیلہ کی پائدار ترقی کے لیے ایک تفصیلی ضلعی دستاویز تیار کی گئی ہے جسے ''ضلع لسبیلہ کے لیے مربوط ترقی کی حکمت عملی'' کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس حکمت عملی کی ترتیب وتدوین کے لیے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ فکر کی مشاورت سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے مختلف ابواب میں کوئٹہ میں ماحول کی موجودہ صورت حال، مسائل، چیلنج، ضروری اقدامات، مواقع اور رکاوٹوں کو مختلف شعبوں کے اعتبار سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ان شعبوں سے متعلق ابواب میں طرزِ انتظام، سماجی شعبے، قدرتی وسائل بشمول زراعت، گلہ بانی، ماہی گیری، معدنیات اور کان کنی، معاشی ترقی اور صنعتوں کا فروغ اور قیام شامل ہیں۔

مربوط ترقی کی حکمت عملی کے اہداف اور مقاصد میں ضلع میں قدرتی وسائل کے محفوظ اور پائدار استعمال، ضلع کی مربوط پائدار ترقی اور ماحول کے تحفظ جیسے اہم اقدامات شامل ہیں۔ ضلع لسبیلہ کے ترجیحی شعبوں میں پانی اور نکاس، آبادی، صحت کی سہولیات، تعلیم، رہائشی سہولیات، تجارت اور کاروبار، صنعت، کان کنی، توانائی، جنگلات، جنگلی حیات اور محفوظ علاقہ جات، غربت میں کمی کے اقدامات اور بہتر طرزِ حکمرانی شامل ہیں۔

اس حکمت عملی میں ماحول سے تعلق رکھنے والے مختلف شعبوں میں کی گئی موزوں تحقیق اور اسٹیک ہولڈروں سے کی گئی مشاورت کی بنیاد پر ان شعبوں کے لیے قلیل مدتی، وسط مدتی اور طویل مدتی اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ ضلع کی مربوط ترقی کی حکمت عملی کے نفاذ اور اس کے تجویز کردہ اقدامات پر عمل درآمد کے سلسلے میں ضلعی انتظامیہ رہنمائی فراہم کرے گی۔ ضلعی انتظامیہ ایک طرف اپنے ایجنڈے پر عمل درآمد کرے گی اور دوسرے فعال کرداروں کی جانب سے کیے ہوئے عمل درآمد کی نگرانی، حوصلہ افزائی اور ربط قائم کرنے کے فرائض انجام دے گی، اور اس سلسلے میں ضلع کی مربوط ترقی کی حکمت عملی پر عمل درآمد اور اس میں تجویز کردہ اقدامات کے نفاذ کے لیے قائم اسٹیئرنگ کمیٹی سے صلاح مشورہ کرے گی۔

تعارف

ضلع لسبیلہ، جو ماضی میں ایک نوابی ریاست کی حیثیت رکھتا تھا، صوبہ بلوچستان کا انتہائی جنوب مشرقی ضلع ہے جس کی سرحد سندھ کی طرف کراچی اور دادو ضلع سے جبکہ بلوچستان کی طرف گوادر، آواران اور خضدار ضلعوں سے ملتی ہے۔ ضلع لسبیلہ اپنے مشرقی، شمالی اور مغربی کناروں پر پہاڑیوں اور سلسلہء کوہ پر، اور وسط میں زرخیز میدانی علاقے پر مشتمل ہے جبکہ جنوب کی سمت سونمیانی ہور کے تیمر کی جھاڑیوں والے دلدلی علاقے کے کنارے پر ایک ساحلی پٹی چلی گئی ہے۔ 1998 کی مردم شماری کے مطابق ضلع لسبیلہ کی آبادی 312,695 افراد پر مشتمل تھی جس کے 2011 میں 422,000 اور 2012 میں 511,000 تک جا پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ ضلع کا زمینی رقبہ 15,153 مربع کلومیٹر ہے۔

قدرتی وسائل

ضلع میں مختلف اقسام کے قدرتی وسائل پائے جاتے ہیں، جن میں پانی، زراعت، جنگلات (درختوں اور تیمر کی جھاڑیوں، دونوں قسم کے)، مویشی اور چراگاہیں، دلدلی زمین اور فشریز (میدانی اور ساحلی علاقوں میں واقع)، جنگلی حیات اور محفوظ علاقے شامل ہیں۔ قدرتی وسائل ایک طرف زمین کے استعمال کی منصوبہ بندی کے فقدان کا شکار ہیں اور دوسری طرف وسائل کے بے تحاشا استعمال کے باعث ماحولیاتی زوال مقامی آبادی کی گزربسر اور روزگار کو بری طرح متاثر کر رہا ہے۔ پائدار ترقی کے اصولوں کی عدم آگہی، اس سے بے پروائی اور سرمایہ کاری کی شدید کمی عام ہے۔ حالیہ برسوں میں کیلے کی فصل، دیگر پھولوں کے باغات اور سبزیوں کی کاشت کو سینچنے کے لیے پمپ کے ذریعے زیرزمین پانی نکالنے کے عمل کے نتیجے میں زیرزمین پانی کی سطح بہت تیزی سے نیچی ہوتی جارہی ہے۔

اگرچہ بہت سی قابلِ کاشت میدانی زمینیں موجود ہیں، لیکن آب پاشی کے لیے پانی کی عدم دستیابی زراعت کے پھیلاؤ اور ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ حب ڈیم کی تعمیر سے لے کر ایک طویل وقفے کے بعد اب کہیں وِندار ڈیم اور ہنگول ڈیم کے اقدامات کی طرف توجہ دی جارہی ہے، اور آبی وسائل کی ترقی کے اور بھی بہت سے امکانات ابھی موجود ہیں۔ زرعی اور مویشیوں کی پیداوار کی مارکیٹنگ میں اب بھی بہت خامیاں ہیں، لیکن اُتھل کے مقام پر ایک باقاعدہ زرعی مارکیٹ قائم کی جارہی ہے۔

ضلع کی آب و ہوا زراعت، گلہ بانی اور پولٹری فارمنگ کے لیے موزوں ہے۔ تاہم زراعت اور مویشی بانی کے شعبوں میں پیداوار کی شرح کم ہے جس کی وجوہات میں کم معیار کے خام مال کا استعمال اور غربت اور دور افتادگی کے باعث ناقص پیداواری طریقوں کا استعمال شامل ہیں۔ مویشی بانی کے تینوں متعلقہ شعبوں، یعنی مویشیوں کی نسل، غذا اور ان کی بیماریوں کے علاج، میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ ساحلی علاقوں میں تیمر کے جنگل بے تحاشہ کاٹے جاتے ہیں اور زبردست ماحولیاتی زوال کا شکار ہیں۔ ماہی گیری، جنھیں ورلڈ بینک نے 2007 میں صوبے کی معیشت کی ترقی کے لیے امکانات سے بھرپور قرار دیا تھا، یہ شعبہ بے روک ٹوک اور نقصان دہ طریقوں کے باعث ترقی نہیں کر سکا۔

ثقافتی اعتبار سے ضلع لسبیلہ بہت مالا مال ہے۔ یہاں آثار قدیمہ، مسلمانوں اور ہندوؤں کے مذہبی مقدس مقامات، تاریخی قبرستان اور مزار واقع ہیں۔ ضلع کا ماحول پُرامن ہے اور یہاں کے باشندے مہمان نواز ہیں اور فطرت اور ایک دوسرے کے ساتھ، کسی نسلی تنازعے کے بغیر، سکون سے رہتے ہیں۔ ضلع لسبیلہ کا قدرتی ورثہ بھی عالمی اہمیت رکھتا ہے جس میں ہنگول نیشنل پارک، دو عدد رامسر سائٹس، جنگلی جانوروں اور پیڑ پودوں کی متعدد اقسام، وسیع و عریض اور صاف ستھرے ساحل اور دور دور تک پھیلا ہوا ایک منفرد منظرنامہ شامل ہے۔ تاہم اب تک ضلع کی ثقافتی اور قدرتی دولت کو سیاحت کے فروغ کے لیے استعمال میں نہیں لایا گیا ہے۔

محل وقوع اور مواصلات

کراچی کوئٹہ نیشنل ہائی وے ضلع لسبیلہ سے ہو کر گزرتی ہے اور ضلع کے ساحلی علاقوں کو مکران کوسٹل ہائی وے کی تعمیر سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ضلع کے تمام قصبے اور دیہات سڑکوں کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ اس ضلع کے کراچی جیسے صنعتی و تجارتی مرکز کے نزدیک واقع ہونے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں حب اور وِندر کے صنعتی و تجارتی علاقوں کو ترقی دی گئی ہے اور زیرو پوائنٹ پر اُتھل بیلہ انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جا رہی ہے۔ ماربل سٹی میں دوربیجی اور دوسرے ضلعوں سے نکلے ہوئے ماربل کو استعمال کے لیے تیار کرنے کی صنعت کام کر رہی ہے۔ شپ بریکنگ ایک وسیع اور پرانی صنعت بن چکی ہے جو روزگار اور معیشت میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

ماحولیاتی مسائل

صنعتی کوڑے کرکٹ، فضلہ اور گیسوں کی بہت بڑی مقدار کو غیر محفوظ طریقوں سے اور کسی ٹریٹمنٹ کے بغیر پانی کے ذخیروں میں بہا دیا جاتا ہے۔ کام کے دوران کارکنوں کا تحفظ اور علاج معالجہ اب بھی تشویش کا باعث ہے۔ ٹیکسٹائل، انجینئرنگ اور کیمیائی صنعتی یونٹ جو بند پڑے ہیں، فوری طور پر حکومت کی توجہ کے متقاضی ہیں۔ ان یونٹوں کو دوبارہ چلانے یا نئے صنعتی یونٹ قائم کرنے کے لیے پالیسیوں اور دوسرے متبادل اقدامات کی ضرورت ہوگی۔ گڈانی میں قائم شپ بریکنگ کی صنعت سخت مشکلات کا شکار ہے جس کی وجوہات میں وفاقی اور صوبائی پالیسیوں کے درمیان تفاوت، اقتصادی ترغیبات کا فقدان، آلودگی اور فرسودہ ٹیکنالوجی شامل ہیں۔

معدنیات اور کان کنی

ضلع میں اہم دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں جن میں جست، ماربل، لائم اسٹون وغیرہ شامل ہیں۔ کان کنی کی صنعت کو درپیش مسائل معدنیات کا ضیاع، کان کنی کی نہایت معمولی سطح، ذخائر کی ناکافی تلاش، کارکنوں کا عدم تحفظ، دورانِ کار معالجے کا فقدان اور آلودگی ہیں۔ اس پر مستزاد معدنیات اور کان کنی کے صوبائی ڈائریکٹریٹ جنرل کوئٹہ میں پائی جانے والی کمزوریاں ہیں جو کان کنی کے کام کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کام میں معدنیات کی تلاش، فیزیبلٹی رپورٹوں کی تیاری، سرمایہ کاروں کو راغب کرنا، معلومات اکٹھا کرنا اور انھیں الیکٹرانک طریقوں سے ترتیب دینا، کان کنی کا فروغ، کان کنی میں جدید پیداواری طریقوں کی ترویج اور معدنیات کی ویلیو ایڈیشن، معدنی پیداوار کی نگرانی اور رائلٹی جمع کرنا شامل ہیں۔

سماجی شعبے

بستیوں کے غیر منصوبہ بند پھیلاؤ کے نتیجے میں نہایت سنگین ماحولیاتی اور دیگر مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سوکھے کچرے اور ہسپتال کے کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا ناکافی انتظام، ہوا کی آلودگی، شور کی آلودگی، پانی کی فراہمی اور گندے پانی کا نکاس

ان مسائل میں سے ہیں جن کا تعلق بستیوں اور رہائشی شعبے سے ہے۔ کوڑا کرکٹ اور ہسپتال کے کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا مناسب انتظام موجود نہیں ہے۔

سماجی شعبے

صحت، تعلیم، پانی کی فراہمی اور نکاس اور غربت سے متعلق سماجی اشاریے بہت کمزور ہیں۔ پینے کے پانی کی قلت ساحلی علاقوں میں ایک نہایت سنگین مسئلہ ہے۔ جو لوگ ممکنہ طور پر مزدور طبقے میں شامل ہو سکتے ہیں ان میں صنعتی اور دیگر ترقیاتی سرگرمیوں میں مہارت اور دلچسپی کی کمی پائی جاتی ہے جو ایک خاص سطح کی ہنرمندی کا تقاضا کرتی ہیں۔ حب اور وِندار کی انڈسٹریل اسٹیٹس کو ترقی دینے کے نتیجے میں حب کے باشندوں کی معاشی صورت حال بہتر ہوئی ہے جبکہ دیہی علاقوں میں رہنے والے بہت سے لوگ اب بھی مفلسی اور بنیادی سہولیات سے محرومی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ورلڈ بینک نے 2007 میں صنعت، زراعت، گلہ بانی، فشریز، معدنیات اور کان کنی، ماحولیاتی سیاحت، ٹرانسپورٹ اور تجارت کو بلوچستان کی ترقی کے ستون قرار دیا تھا۔ ضلع لسبیلہ میں یہ سب سرگرمیاں خاصی مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ یہ ضلع صوبہ بلوچستان

کے دو ساحلی اضلاع میں سے ایک ہے۔ یہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے اور صنعت، مواصلاتی انفراسٹرکچر اور کان کنی کے شعبوں میں خاصا ترقی یافتہ ہے۔ کراچی کے نزدیک واقع ہونے کی بدولت لسبیلہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

مربوط ترقی کی حکمتِ عملی

ضلع لسبیلہ کی مربوط ترقی کی حکمت عملی مشاورت کے ایک ہمہ گیر اور وسیع عمل کے نتیجے میں تیار کی گئی ہے اور اس کی حیثیت پائدار ترقی کے ایک ایجنڈے کی ہے جس میں ماحول دوست اور پائدار ترقی کی مربوط منصوبہ بندی، قدرتی وسائل کے تحفظ اور پائدار استعمال اور ماحول کے تحفظ کے اہداف کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں عمل درآمد کا ایک ڈھانچا بھی پیش کیا گیا ہے تاکہ تمام شعبوں اور ان میں تجویز کردہ اقدامات کو بروئے کار لایا جا سکے۔

طرزِ حکمرانی

طرزِ حکمرانی کے ارتقا کو سمجھنا اور اس تبدیلی کے عمل سے وابستہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنا عمدہ طرزِ حکمرانی کو آگے بڑھانے کے عمل میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ کسی بھی چھوٹے یا بڑے انتظامی یونٹ میں طرزِ حکمرانی، ترقی، غربت اور ماحول کے درمیان ایک گہرا تعلق مضمر ہوتا ہے۔ ترقی پزیر ملکوں میں ناقص طرزِ حکمرانی ہی کے سبب لوگ غربت کی سطح سے اوپر اٹھنے اور اپنے روزگار کے روایتی ذرائع اور اپنے ماحول کے تحفظ سے قاصر رہتے ہیں۔

اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی، جو مقامی سطح پر طرزِ حکمرانی کو بہتر بنانے کا ایک طریقہ ہے، پاکستان میں حالات کو تبدیل کرنے میں ناکام رہا جس کی کئی وجوہات ہیں۔ اختیارات کی نچلی سطحوں تک منتقلی کا جو نظام رائج کیا گیا وہ ابتدا ہی سے سمجھوتوں کا شکار تھا، اور عمل درآمد کے دوران مزید سمجھوتوں کا شکار ہو گیا۔ منتخب ناظموں اور کونسلروں کی اس نظام کو کامیابی سے چلانے کے بارے میں بصیرت اور سمجھ بوجھ اس بلند سطح تک نہ لے جائی جا سکی جس کی ضرورت تھی۔ اس ناکامیابی کا سب سے اہم سبب یہ تھا کہ کلیدی فعال کرداروں، مثلاً بیوروکریسی، سیاست دانوں اور صوبائی حکومت، کے درمیان ربط کا فقدان تھا کیونکہ ان میں سے ہر ایک اقتدار، اختیار اور اثر و رسوخ کو اپنے تک محدود رکھنا چاہتا تھا۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت قائم کی گئی مقامی حکومت کو جنوری 2010 میں بلوچستان لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 1980 کے ماتحت کر دیا گیا، اور ایسا ہی دوسرے صوبوں میں بھی ہوا، اور ناظموں کی جگہ ایڈمنسٹریٹروں نے لے لی۔ لوکل گورنمنٹ کے نظر ثانی شدہ نظام کے بارے میں فیصلہ اور اس کا اعلان مقامی انتخابات سے پہلے کیا جائے۔ یہ بات اہم ہے کہ نئے قانون میں مقامی حکومت کے نظام کے ارتقا یافتہ نکات شامل کیے گئے ہیں، خاص طور پر وہ جن کا تعلق مقامی حکومت میں لوگوں کی شراکت کو یقینی بنانے اور مقامی قیادت کو سامنے لانے سے ہے۔

تجاویز

ضلع لسبیلہ کی مربوط ترقی کی حکمت عملی میں جن منصوبوں اور پروگراموں کو تجویز کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تعلیم، علاج معالجے، پانی کی فراہمی اور نکاس، بجلی، گیس اور دیگر خدمات کی فراہمی کے پھیلاؤ اور معیار میں بہتری لانا۔

۲۔ زمین کی سطح پر پائے جانے والے پانی کی مقدار بڑھانے کے لیے بڑے اور چھوٹے اسٹوریج اور ری چارج ڈیم تعمیر کرنا، جن میں وِندار اور ہنگول ڈیموں کی جلد تکمیل بھی شامل ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کے طریقوں کا استعمال بشمول تیمر کی جھاڑیوں اور سمندر پر کھلنے والے دہانے تک پانی کی رسائی۔ زیرِ زمین پانی کی سطح کو مزید نیچے جانے سے روکنے کے لیے ٹیوب ویل استعمال کرنے پر دی جانے والی بجلی کے نرخوں میں چھوٹ ختم کر کے آب پاشی کی جدید ٹیکنالوجی (ڈرپ، ببلر، اسپرنکلر) کے استعمال کو فروغ دینا۔ زمین کی سطح ہموار رکھنا۔ پانی کے استعمال کا انتظام درست کرنا جس میں پی وی سی پائپوں کا استعمال اور کھالوں کے اندر حفاظتی تہہ لگانا شامل ہیں۔ پھلوں اور فصلوں میں تنوع پیدا کرتے ہوئے ان میں لوڈیلٹا پھلوں کو شامل کرنا۔ پانی کی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اسے میونسپل حدود میں پیدا ہونے والے سوکھے اور گیلے کچرے اور صنعتی فضلے سے محفوظ رکھنا۔

۳۔ زراعت کے شعبے کی توسیع اور اس میں جدید طریقوں اور تجارتی حکمت عملیوں کو شامل کرنا۔ خام مال مثلاً بیجوں، پھلوں کی بوائی کے ذخائر، گوبر اور قدرتی اور مصنوعی کھاد، زرعی مشینری اور آلات میں بہتری لانا۔ کیڑوں سے بچاؤ کے مربوط طریقوں، اور کاشت سے پہلے اور بعد مناسب زرعی طریقوں کا استعمال۔ پھلوں کی پیداوار اور تجارت کا فروغ، تحقیق اور توسیع میں بہتری اور اس کے نتائج کا عملی استعمال، مارکیٹ کے بارے میں معلومات کی فراہمی اور اس کے لیے سہولتوں میں بہتری لانا (مثلاً اتھل میں زرعی مارکیٹ کی جلد تکمیل) اور قرضوں تک کاشت کاروں کی رسائی۔

۴۔ مویشی بانی اور ان کی فروخت کے لیے جدید طریقوں کا استعمال اور اس غرض سے ڈیری فارموں کا قیام۔ مویشیوں کی نسلوں، تندرستی اور خوراک میں بہتری لانا۔ کراس بریڈنگ جس سے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے (اور اس کے لیے سائریس اور مصنوعی تولید کے آزمودہ طریقوں کا استعمال)۔ چارے کی کاشت کے رقبے میں اضافہ کرنا اور نئی چراگاہیں قائم کرنا۔ چرائی کے پائدار طریقوں کا استعمال۔ حفاظتی ٹیکوں کے پھیلاؤ میں اضافہ کرنا۔ مویشیوں کی کھالوں میں سے کیڑوں کی صفائی اور ان کا علاج معالجہ۔ نجی شعبے اور کمیونٹی کی سرکاری شعبے کے ساتھ شراکت داری کو فروغ دینا تاکہ گلہ بانی میں آنے والی بہتری سے سب منصفانہ طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

۵۔ پولٹری فارمنگ کو مزید بہتر بنا کر اس کے امکانات کو بروئے کار لانا۔

۶۔ ساحلی فشریز اور تیمر کی جھاڑیوں کا تحفظ اور پائدار استعمال تاکہ ان میں بہترین طریقوں کو بروئے کار لا کر ساحلی آبادیوں کے گزر بسر اور روزگار کو یقینی بنایا جا سکے۔

۷۔ صنعتی شعبے میں توسیع کی غرض سے چھوٹے اور درمیانہ حجم کے اداروں کو فروغ دینا۔ حب، وندار، زیرو پوائنٹ وغیرہ میں قائم صنعتوں کو زیادہ ماحول دوست بنانا۔

۸۔ قدرتی وسائل (مثلاً پھلوں، سبزیوں، مویشیوں، پولٹری اور فشریز) پر منحصر چھوٹی اور درمیانہ صنعتوں کو فروغ دینا۔

۹۔ معدنیات کی تلاش، ان کو نکالنے اور مصنوعات میں تبدیل کرنے کے عمل کو فروغ اور توسیع دینا۔ پہلے قدم کے طور پر معدنیات اور کان کنی کے صوبائی ڈائریکٹریٹ جنرل کو مضبوط بنانے کا مطالبہ کرنا۔

۱۰۔ قدرتی وسائل کے بے پناہ امکانات کو بروئے کار لاتے ہوئے ثقافتی اور ماحولیاتی سیاحت کو فروغ دینا۔

۱۱۔ مقامی مزدور طبقے کی ہنرمندی اور دلچسپی میں اضافے کے لیے انسانی وسائل کی ترقی کا بھرپور پروگرام شروع کرنا تاکہ چھوٹی اور درمیانہ صنعتوں کے قیام اور روزگار کی فراہمی میں بہتری پیدا ہو۔

۱۲۔ قدرتی جنگلات کا تحفظ اور بحالی، اور کثیر مقاصد جنگلات اگانا اور ان کی دیکھ بھال کرنا۔ کم پانی والی زمینوں پر لوڈیلٹا قسم کے پھلوں اور زرعی جنگلات اگانے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۱۳۔ جنگلی حیات اور محفوظ علاقوں کا سائنسی بنیادوں پر تحفظ اور پائدار استعمال اور اس غرض سے انتظامی منصوبہ بندی اور کمیونٹی کے تعاون اور شراکت سے ان منصوبوں کا نفاذ۔

۱۴۔ ماحولیاتی تحفظ جس میں ہوا، پانی، شور، مٹی، زمین، ساحل اور سمندر کی آلودگی کو کنٹرول کرنا شامل ہے۔ گندے پانی کے نکاس اور صنعتی فضلے، سوکھے کچرے اور صنعتی اور ہسپتال کے کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کے لیے محفوظ طریقوں کا استعمال۔

۱۵۔ موجودہ وسیع بستیوں کے ماحول کو بہتر بنانے اور مستقبل میں وجود میں آنے والی درمیانہ رقبے کی بستیوں کے لیے

ماسٹر پلان تیار اور نافذ کرنا، خاص کر صنعتی اور تجارتی علاقوں اور کاروباری مراکز کے آس پاس۔

۱۶۔ سرمایہ کاری کی ترجیحات کو نئے سرے سے متعین کرنا تاکہ صحت، پانی کی فراہمی اور نکاس، زراعت، گلہ بانی اور چراگاہوں، ماہی گیری، جنگلی حیات اور محفوظ علاقوں، سیاحت، واٹرشیڈ اور جنگلات کے شعبوں پر زیادہ سرمایہ کاری کی جا سکے۔ فی الحال ضلع لسبیلہ کے ترجیحی شعبوں میں، پبلک سیکٹر ویلپمنٹ پروگرام 2008-11 کے مطابق، درج ذیل سیکٹر اسی ترتیب سے شامل ہیں: سڑکوں کی تعمیر، تعلیم، آب پاشی، پینے کا پانی اور توانائی۔

۱۷۔ قدرتی وسائل کے شعبوں، خصوصاً زراعت، مویشی بانی اور پولٹری، ساحلی فشریز، معدنیات اور کان کنی، جنگلی حیات اور محفوظ علاقوں، سیاحت، صحت، پانی کی فراہمی اور نکاس، اور انسانی وسائل کی ترقی، چھوٹی اور درمیانہ صنعتوں اور روزگار کے مواقع کا فروغ۔

۱۸۔ طرزِ حکمرانی کو بہتر بنانے کے لیے اداروں کو مضبوط بنانا، افراد کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا، سیاسی مداخلت کے بجائے مثبت شراکت کو رائج کرنا، اداروں کے اندر اور دوسرے اداروں کے ساتھ عمدہ رابطہ کاری اور اطلاعات کا افقی پھیلاؤ، خصوصاً عوام کی جانب؛ ڈپٹی کمشنر یا ڈی سی او کے دفتر میں عوامی شکایات سے نمٹنے کے لیے موثر ون ونڈو نظام کا قیام؛ ضلع کی سطح پر ایک جامع ڈیٹا بیس کا قیام جس تک رسائی تمام ضلعی دفاتر سے کی جا سکے؛ نگرانی اور جواب دہی کے موثر نظام کی مدد سے شفافیت کا فروغ؛ معروضیت اور نتائج پر زور کو یقینی بنانا؛ کرپشن، بدعنوانی اور کام میں تاخیر پر قابو پانا؛ فیصلہ سازی، منصوبہ بندی اور انتظامی امور میں مشاورت اور شراکت کو فروغ دینا؛ سرکاری شعبے کے اداروں، نجی شعبے، این جی اوز، تدریس کے شعبے اور ذرائع ابلاغ کی شراکت کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا۔

۱۹۔ ضلع کی سطح پر سرکاری شعبے کے تمام اداروں کے مینڈیٹ، ترجیحات، ساختوں، نظاموں اور طریق کار کی مکمل اوور ہالنگ کرنا جس کی بنیاد SWOT تجزیے پر رکھی گئی ہو اور جسے مینجمنٹ اور پروگرام ریویو کے ذریعے جانچا جاتا ہو۔

۲۰۔ ضلع لسبیلہ کو کراچی کے ایک سیٹیلائٹ ٹاؤن کی حیثیت سے ترقی دینے کے موقع سے پورا فائدہ اٹھانا، جیسا کہ صنعت کے سلسلے میں ہو چکا ہے، اور اسی تناظر میں ضلع کی نمو اور ترقی کی پیشگی منصوبہ سازی کرنا۔

متوازن ترقی کا ماڈل ضلع لسبیلہ کے لیے انتہائی مناسب ہے، اگرچہ اس سلسلے میں وسائل اور صلاحیت کی رکاوٹیں موجود ہیں۔ معاشرے، معیشت اور ماحول کے درمیان توازن پائدار ترقی کے لیے لازم ہے۔ آبادی اور وسائل کے درمیان توازن کا فقدان ہے اور ماضی اور حال کے غیر پائدار استعمال کے نتیجے میں قدرتی وسائل تیزی سے گھٹ رہے ہیں۔ اصل مسئلہ مالی وسائل کے ترجیحی بنیادوں پر استعمال اور منصفانہ تقسیم کا ہے۔ مثال کے طور پر سرکاری شعبے میں سب سے بڑی سرمایہ کاری سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر پر کی جاتی ہے جبکہ قدرتی وسائل اور سماجی شعبوں پر بہت کم یا نہ ہونے کے برابر سرمایہ لگایا جاتا ہے۔ مستقبل کی سرمایہ کاری کے سلسلے میں ترجیحات کے از سرِ نو تعین کی ضرورت ہے۔

چھوٹی اور بڑی سطح پر سرمایہ کاری کا فروغ ضلع کی پائدار ترقی کے سلسلے میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ میکرو یا اعلیٰ تر سطح پر سرمایہ کاری سے مناسب (شراکت اور انصاف پر مبنی) معاشی ترقی کے لیے سازگار حالات پیدا ہوتے ہیں اور مائیکرو یا نچلی سطح پر سرمایہ کاری ان فوائد کے معاشرے کی نچلی سطحوں تک پہنچنے میں مددگار ہوتی ہے جس سے غربت پر قابو پانے اور انصاف قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے وابستہ ایک اور مسئلہ معاشی اقدامات کے حجم کا ہے، مثلاً کارپوریٹ فارمنگ، جس میں ٹیکنالوجی کے استعمال اور پیداواری، نقل و حمل اور مارکیٹنگ کی لاگت میں کمی کے فوائد مضمر ہیں۔ ضلع میں رہنے والی آبادی کے لیے زیادہ موزوں متبادل کو آپریٹو فارمنگ اور کارپوریٹ فارمنگ میں شراکت داری کا ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے منظور کردہ پالیسی اور قانونی ڈھانچے سے ایک سازگار ماحول پیدا ہوتا ہے اور مثبت یا منفی معاشی محرکات حاصل ہوتے ہیں۔ منفی محرکات کی ایک مثال زرعی ٹیوب ویلوں کے لیے یکساں رعایتی نرخ پر بجلی کی فراہمی ہے، جسے وفاقی اور صوبائی حکومتوں اور واپڈا نے مشترکہ طور پر منظور کیا ہے۔ اس سے کاشت کاروں کو قلیل مدتی فائدہ تو حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے غیر مساوی اور زیرِ زمین پانی کی دستیابی کم ہونے جیسے طویل مدتی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔

پالیسیوں اور منصوبوں کے نفاذ کے ذمے دار ادارے اپنے پانچ سالہ لچک دار منصوبے کے تحت درج ذیل منصوبوں کو تیار اور نافذ کریں گے:

- اول، ضلع کی مربوط ترقی کے تصور کا وہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا جس کے تحت قلیل مدتی اقدامات نافذ کیے جائیں گے جو جو حکومت کے تیار کردہ 2010-2015 کے پانچ سالہ منصوبے سے ہم آہنگ ہوں گے۔
- دوم، ضلع کی مربوط ترقی کے تصور کا وہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا جس کے تحت وسط مدتی اقدامات نافذ کیے جائیں گے جو حکومت کے تیار کردہ 2015-2020 کے پانچ سالہ منصوبے کے مخصوص سیکٹروں کو آگے بڑھانے میں مددگار ہوں گے۔
- سوم، ضلع کی مربوط ترقی کے تصور کا وہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا جس کے تحت طویل مدتی اقدامات نافذ کیے جائیں گے جو حکومت کے تیار کردہ 2020-2025 کے پانچ سالہ منصوبے سے ہم آہنگ ہوں گے۔

لائحہ عمل پر عمل درآمد کا ہر سال جائزہ لیا جائے گا اور اس کے نفاذ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی اور درستی کی جائے گی۔ ضلع کی پائدار ترقی پر اس کے وسط مدتی اثرات کا جائزہ اس کے عمل درآمد کے تیسرے، آٹھویں اور تیرھویں سال میں لیا جائے گا، تاکہ اس کی اثر انگیزی کا تعین کیا جاسکے اور اگر ضروری ہو تو اس کی درست سمت میں رہنمائی کی جاسکے۔ ضلع کی مربوط ترقی کے تصور پر سن 2025 میں نظر ثانی کی جاسکتی ہے، اگر صورت حال، مسائل اور ان مسائل کے متبادل حل کے سلسلے میں بڑی نمایاں تبدیلی آ چکی ہو اور اس عرصے میں نئے اقدامات کے مواقع پیدا ہو چکے ہوں۔

ضلع لسبیلہ کی مربوط ترقی کی حکمت عملی پر عمل درآمد کے سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ سرمائے کی ہوگی۔ ضلع لسبیلہ خاصے وسائل پیدا کرتا ہے اور اس سلسلے کے جاری رکھنے کے لیے ضروری ہوگا کہ اس کے پیدا کردہ وسائل اور ترقیاتی بجٹ کا بڑا حصہ نہ صرف اضافی اثاثے، صلاحیتیں اور وسائل پیدا کرنے بلکہ موجودہ اثاثوں کی دیکھ بھال کے لیے بھی ضلع کو دستیاب ہو۔ ضلع اس ضمن میں بے پناہ امکانات کا حامل ہے۔ چنانچہ یہ بات اہم ہے کہ ریونیو بجٹ اور جنرل سیلز ٹیکس کا ایک بڑا حصہ ضلع کو دیا جائے تاکہ اس کی وسائل پیدا کرنے کی صلاحیت برقرار رہے اور اس کے ساتھ ساتھ ترقیاتی بجٹ سے بھی اس کو مناسب حصہ دیا جائے تاکہ یہ اپنے ترقیاتی امکانات کو پوری طرح بروئے کار لا سکے۔

آئی یو سی این کا اس کتاب میں دیے گئے جغرافیائی مقامات اور مواد کی پیشکش سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ اس طرح کسی ملک، علاقے یا خطے کی قانونی حیثیت یا اس کے حکام یا اس جگہ کی حدود یا سرحدوں کے حوالے سے بھی کسی اظہار پر آئی یو سی این کلی طور پر بری الذمہ ہوگی۔

ناشر:
آئی یو سی این پاکستان۔

جملہ حقوق محفوظ:
2013 © انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر اینڈ نیچرل ریسورسز، پاکستان۔

لسبیلہ۔ مربوط ترقی کی حکمت عملی (عام فہم خلاصہ)، ضلعی حکومت لسبیلہ اور فنی تعاون آئی یو سی این کے پروجیکٹ بلوچستان پارٹنرشپس فار سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ کے تحت دیا گیا جبکہ اس لائحہ عمل کی تیاری کے لیے مالی معاونت ایمبیسی آف دی کنگڈم آف دی نیدرلینڈز (ای کے این) نے کی ہے۔

حوالے کے طور پر استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ تعلیمی یا دیگر غیر تجارتی مقاصد کے لیے کتاب کو آئی یو سی این پاکستان کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر دوبارہ چھاپا اور/ یا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ ذریعے کا مکمل حوالہ دیا گیا ہو۔

دوبارہ فروخت یا دیگر تجارتی مقاصد کے لیے اس کتاب کو آئی یو سی این کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جاسکتا۔

ایمبیسی آف دی کنگڈم آف دی نیدرلینڈز (ای کے این) کا اس کتاب کے مواد اور اس میں ظاہر کیے گئے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

حوالہ:
ضلعی حکومت لسبیلہ (2013)۔ لسبیلہ۔ مربوط ترقی کی حکمت عملی (عام فہم خلاصہ)۔ آئی یو سی این پاکستان اور ضلعی حکومت لسبیلہ۔ پاکستان۔ صفحات 12

تحقیق و تدوین: عبدالطیف راؤ

ماہرانہ رہنمائی: حامد سرفراز

سہل کاری: فیض کاکڑ، نصیب اللہ خان

ترجمہ: اجمل کمال

ڈیزائن: اظہر سعید، آئی یو سی این پاکستان

طباعت: روزیٹ پرنٹرز

اس پتے سے حاصل کی جاسکتی ہے
آئی یو سی این پاکستان
بلوچستان پروگرام آفس
مارکر کاٹیج، زرغون روڈ، کوئٹہ
فون: +92 (81) 2840450/51/52